یوم آزادی اور یوم جمہوریہ

منانا کیسا؟

تصنیف و تالیف

محمد مقصود عالم فرحت ضیائی

خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر مفتی اعظم کرناٹک حضور الماس ملت صدر مفتی و قاضی فیفر ازہر دار الافتاء و القضا سرپرست اعلیٰ جماعت رضائے مصطفیٰ ہاسپیٹ و جئے نگر و ڈوکمپلی بلاری کرناٹک گنتکل آندھرا پردیش قاضی چیتر درگہ شیخ الحدیث حضرت خدیجۃ الکبریٰ جامعۃ للبنات ہاسن کرناٹک الہند

ناشر

جماعت رضائے مصطفیٰ ہاسپیٹ و جئے نگر و ڈوکمپلی بلاری

کرناٹک گنتکل آندھرا پردیش الہند

یوم ازادی اور یوم جمھوریہ مناناکیسا ھے..؟

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام درذیل امور کے بارے میں کہ یوم ازادی اور یوم جمہوریہ منانا کیسا ہے:

المستفی :**فقیر ملک ریحان رضوی امجدی ہاویری کرناٹک الہند:**

الجــــواب: بعون اللہ الملک الوھاب: اللہم ہدایۃ الحق و الصواب :یوم ازادی اور یوم جمہوریہ کا جشن منانا جائز ودرست ہے جبکہ وہ غیر شرعی امور سے پاک ہو: یوم جمہوریہ کا جشن منانا تو اس لئے جائز ہے کہ اس آئین میں ہمیں اپنے مذہب پر عمل کرنے کی کامل اجازت دی گئی ہے۔ اور ہمارے حقوق وعزت کا خیال رکھا گیا ہے ہمیں ہندوستانی شہری تسلیم کیا گیا ہے اور شہری ہونے کی بنیاد پر دوسروں سے برابری کا حق حاصل ہے۔جس کی بنیاد پر ہم ملک ہندوستان میں امن وامان۔سکون و اطمینان اور عزت کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں ۔جوایک نعمت ہے اور نعمت کے حصول پر خوشی کے اظہار کرنے کا تذکرہ قرآن وسنت میں ہے۔

قرآن میں ہے:و **اما بنعمۃ ربک فحدث** (والضحی /۱۱)اوراپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

قرآن میں ہے:قل بفضل اللہ و برحمتِہ فبذلکَ فلیفُمرحوا -ہوخیرمما تجمعون ۔(یونس /۱۰۹)۔تم فرماؤ: اللہ کے فضل اوراس کی رحمت پر ہی خوشی منانی چاہئے، یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں:

حدیث میں ہے: عن ابن عباس قال قدم النبی ﷺ المدینۃ، فرأى الیھود تصوم یوم عاشوراء، فقال: ما ہذا؟ قالوا: ہذا یوم صالح، ہذا یوم نَجَّى اللہ بنی إسرائیل من عدوہم، فصامہ موسى .قال: فأنا أحق بموسى منکم .فصامہ وأمر بصیامہ. (بخاری، الصحیح، کتاب الصوم، باب صیام یوم عاشوراء، ج۲/ ۷۰۴/ احمد بن حنبل،

المسند، ج۱/ ۲۹۱/ ابویعلیٰ، المسند ج۴/ ۴۴۱) ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم ج۱/ ۹۲)۔

حضور نبی اکرم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ یہودی یوم عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے اس دن روزہ رکھنے کا سبب دریافت فرمایا تو انہوں نے جواب دیا: یہ دن (ہمارے لیے) متبرک ہے۔ یہ وہ مبارک دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی (یہ ہمارا یوم آزادی اور یوم نجات ہے)۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سے زیادہ موسیٰ کا حق دار میں ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور (صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو بھی) اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

یوم آزادی کا جشن منانا بھی اس لئے جائز ہے کہ یہ بزرگوں اور اسلاف کرام کے ایک عظیم قربانیوں کا ایک یادگار دن ہے جس کو قائم رکھنا بھی قرآن وسنت سے ثابت شدہ امر ہے۔

قرآن میں ہے: و اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعدآء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا- و کنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها- کذلك یبین اللہ لکم ایته لعلکم تھتدون (عمران/۱۰۳)۔ اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ پیدا کر دیا پس اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور تم تو آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اللہ تم سے یوں ہی اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

عن ابی موسیٰ اشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: لقد مرّ بالصخرة من الروحاء سبعون نبیاً، منهم موسی نبی اللہ، حفاة، علیهم العباء، یؤمون بیت اللہ العتیق. (أبویعلی، المسند ج۱۳/ ۲۵۵)

'اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام سمیت ۷۰ انبیاء (مکہ اور مدینہ کے درمیان) روحاء کی پتھریلی جگہ سے ننگے پاؤں گزرے ہیں، وہ ایک چادر زیب تن کئے ہوئے بیت اللہ جا رہے تھے۔

آج تک اسی لباس کا استعمال ہونا صفا و مروہ پر چکر کا حکم طواف کعبہ میں رمل یادگار کے قیام پر دال ہے جس سے اس کے جواز کا اثبات ہو جاتا ہے اور اسی طرح بطور تشکر خوشی منانے کا جواز بھی مل جاتا ہے۔

ہندوستانی مسلمانوں کے لئے ۲۶ جنوری اور ۱۵ اگست میں خوشی منانا اور مبارک بادی دینا بلا شک وشبہ جائز ہے اگر مراد و نیت منانے والے کی درست ہے! جبکہ خلاف شرع کوئی کام نہ ہو- انما الاعمال بالنیات" اس پر دال ہے:

فتاویٰ فقیہ ملت میں ہے کہ: ۱۵ اگست اور ۲۶ جنوری ہر ہندوستانی کے لئے خوشی کا دن ہے۔ کیونکہ ۱۵ اگست کو انگریزوں کے ظلم وستم اور بالا دستی سے تمام ہندوستانیوں کو آزادی ونجات ملی ہے-جس کی خاطر حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی وغیرہ علمائے اہل سنت نے فتویٰ جہاد دیا تھا اور ہزاروں مسلمانان ہند نے اس کے لئے اپنی جانیں قربان کی تھیں،

اور ۲۶ جنوری کو جمہور ہند کا دستور مرتب کیا گیا جس میں مسلمانوں کو اپنے بعض معاملات جیسے نکاح، طلاق، میراث، وغیرہا میں احکام شرعیہ کے نفاذ کی اجازت ملی، اس لئے یہ دونوں دن مسلمانان ہند کے لئے خوشی کے دن ہیں، اور اظہار خوشی کے لئے جلوس نکالنا عوام وخواص میں متعارف ہے۔ بشرطیکہ اس میں کسی ممنوعات شرعیہ کا ارتکاب نہ ہو، مثلاً کسی مجسمہ یا کسی کافر کی تعظیم یا اس کو سلامی دینا یا کوئی غیر شرعی نعرہ لگانا وغیرہ" (فتاویٰ فقیہ ملت ج ۲/ ۲۸۸)۔

فتاوی شارح بخاری میں ہے کہ: پندرہ (۱۵) اگست (کی خوشی) جائز طریقہ سے منانے میں کوئی حرج نہیں، کہ اس کا مطلب ہوتا ہے انگریزوں سے آزادی ملنے کی خوشی فی نفسہ اس میں شرعا کوئی خرابی نہیں۔ رہ گیا (۲۶) چھبیس جنوری یہ منانا جائز نہیں یہ دن اس یادگار میں منایا جاتا ہے کہ کانگریس نے اپنا دستور بنا کر اسی تاریخ سے نافذ کیا ہے اس لئے اس دن کے منانے کا مطلب یہ ہے کہ کانگریس کے اس دستور

کوہم شرعی طور پر صحیح مانتے ہیں حالانکہ وہ شرعی نہیں (شارح بخاری ج۱/۳۲ کتاب العقائد)۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ (۲۶) چھبیس جنوری کے حکم میں فقیہ ملت اور شارح بخاری میں بظاہر اختلاف ہے مگر حقیقتاً اختلاف نہیں ہے کیوں کہ دونوں کی دلیلیں الگ الگ نیت وقصد پر مبنی ہیں اور حدیث "انما الاعمال بالنیات" کے اعتبار حکم الگ الگ ہوگیا ہے۔

پس مطلقاً کانگریسی دستورِ ہند کی تحسین بری نیت وارادہ ہے جو جائز نہیں اس دلیل سے شارح بخاری کا قول فٹ اور شرعاً درست ہے، اور اسی کانگریسی دستورِ ہند میں مسلمانوں کے مذہبی شعائر کی برقراری اور مذہبی آزادی کو تسلیم کئے جانے پر خوشی کا اظہار اچھی نیت ہے، جو ہرگز منع نہیں، اس دلیل سے فقیہ ملت کا قول شرعاً درست ہے! اس اعتبار سے دونوں کے فتاویٰ میں تصادم یا تضاد ہرگز نہیں: البتہ ہر قوم کے اظہار خوشی کا طریقہ اور دستور منفرد ہے اہل اسلام اگر اظہار خوشی اپنے اسلامی اصول وضوابط کے مطابق کرے تو جائز ہے اور اس نیت سے شادمانی کا اظہار کرے کہ مذہبی آزادی وحقوق کی پاسداری اور عزت نفس کا خاص خیال رکھا گیا ہے اس اعتبار سے فرحت وانبساط کا اظہار جائز ودرست ہے اور پورے قوانین کی تحسین کرتے ہوئے خوشی منانا ناجائز قرار پائے گا: فقط واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم:

کتبہ: **محمد مقصود عالم فرحت ضیائی**

(خلیفۂ حضور تاج الشریعہ ومحدث کبیر وخادم فخر ازہر دار الافتاء والقضاء وسر پرست اعلی جماعت رضائے مصطفے برانچ ہاسپیٹ وجے نگر۔ وڈو۔ کمپلی بلاری قاضی شریعت چتر درگہ وشیخ الحدیث حضرت خدیجۃ الکبریٰ جامعۃ البنات سنتے پیٹ ہاسن)۔

KHIDMAT-E DEEN WHATSAPP GROUP

Khidmat e deen whatsapp group ke naam se ek group ka wajood e amal me aaya hai jisme Asri uloom ke sath sath deen o millat ka dard rakhne wale kuch noujawanan e Ahle Sunnat shamil hain jinhone deeni ishaat o tarweez ka beda uthaya hai aur iske zariye doosre padhe likhe noujawan tabke ko baidar karne ki niyyat bhi rakhte hain aur ek tareekh saaz karhaye numaya anjaam dena chahte hain taake aane wali naslein unhe yaad rakhein yeh Hazraat apna apna paisa laga kar kitab chapwane aur use awaam me taqseem karne ka Ahsan o Ajmal irada aur azm e musammum le kar maidan me utre hain bila shak o shuba yeh ek azeem bunyadi deeni kaam hai jis ki jitni tareef ki jaaye kam hai rabb e qadeer ba Tufail Nabi e Kareem Salallahu alaihi wasallam unke Gulshan e hayat ko khoob khoob sairyaabi aata farmaye mazeed tarakiyyan de aur sehat o tandroosti ke sath hayat ke har shobe ko Marg zaar o lalazaar banade daraiyeen ki sadatoon se zindagi ko ibaraat karde aur inn logon ki deeni khidmat ko qubooliyat ka darja aata farma kar unhe daayimi falaah se himkinar kar de aur Jin niyytaon se apna sarmaya laga rahe hain woh muraad poori farma de khana aur ahle khana ko aman o sukoon chain o iqrar aur apsi mail o muhabbat ki nooraniyat se mamoor farmade.

NOTE : Noujawan e Ahle sunnat se guzarish hai ke kaseer se kaseer tadad me iss group me shirkat farma kar uss mission ko taqwiyat bakshe. Ameen bijahi Sayyid ul Mursaleen Salallahu alaihi wasallam.

Khalifa E Huzoor Tajush'shriah Wa Huzoor Muhaddis E Kabeer Mufti E Aazam Karnataka Huzoor Almas E Millat Hazrat Allama Wa Moulana Mufti

MUHAMMAD MAQSOOD AALAM FARHAT ZIYAYI

Sahab Qibla Maddazillahul Aali Wan'noorani Sarparst Aala Jamat Raza E Mustafa Hospet (Karnataka,India)